۲۴-۱۱-۴۲ ۹
۱۲-۲

۱۶۸/۳۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں
کہ زید مرگیا اور اس کی اولاد میں عمر، بکر خالد اور احسان باقی رہ گئے
اور چاروں نے والد کی مکمل جائیداد تقسیم کیا اور جائیداد سے ہر ایک کے حصے کو
متعین کیا لیکن چاروں بھائی جائیداد کو اکٹھے سنبھالتے ہیں اور اکٹھے رہتے ہیں
(لیکن گھر میں ہر ایک کا حصہ معلوم ہے) ایک دن خالد نے غصے میں یہ کہا
کہ اگر میں اپنے جائیداد کو سنبھالنے گیا تو میری بیوی کو تین طلاقیں ہیں
اب پوچھنا یہ ہے کہ اگر خالد اور بکر آپس میں اپنے حصوں کو تبدیل کریں
تو کیا پھر خالد اپنے اس حصے کو جاسکتا ہے جو اس نے بکر سے تبدیل کیا ہے
یا نہیں اگر نہیں تو شرعی حیلہ کیا ہے تین طلاقوں سے خلاصی کس صورت میں
بینوا وتوجروا

المستفتی عبد الصبور

:- 03327802818 -:

بمعرفت شہباز خان دورہ حدیث

جواب منسلک ہے۔

Scanned with CamScanner

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب حامدا و مصليا

صورتِ مسؤلہ میں خالد اگر اپنے حصہ کی جائیداد کی نگرانی کے لیے گیا تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

تین طلاقوں سے بچنے کا حیلہ یہ ہے کہ خالد اپنی بیوی کو ایک طلاق بائن دے کر اس سے ازدواجی تعلق ختم کر دے، جب عدت گزر جائے تو خالد اپنی جائیداد سنبھالنے چلا جائے، اس کے بعد خالد تجدیدِ نکاح کر لے، اب خالد کو دو طلاقوں کا اختیار ہو گا۔

لما في الهندية:

"إذا أضاف الطلاق إلى النكاح وقع عقيب النكاح... وإذا أضافه إلى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا مثل أن يقول لامرأته : إن دخلت الدار فأنت طالق"

(كتاب الطلاق:الباب الرابع في الطلاق بالشرط: الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة إن وإذا وغيرهما:١/ ٤٨٨، ط: دار الفكر، بيروت)

وفي الدر المختار:

"(وتنحل) اليمين (بعد) وجود (الشرط مطلقا) لكن إن وجد في الملك طلقت وعتق وإلا لا"

(كتاب الطلاق:باب في التعليق:٤/ ٦٠٠، ط: دار المعرفة، بيروت)

وفي البحر الرائق:

(قوله ففيها إن وجد الشرط انتهت اليمين) أي في ألفاظ الشرط إن وجد المعلق عليه انحلت اليمين ، وحنث وانتهت لأنها غير مقتضية للعموم والتكرار لغة فبوجود الفعل مرة يتم الشرط ، ولا يتم بقاء اليمين بدونه ، وإذا تم وقع الحنث فلا يتصور الحنث مرة أخرى إلا بيمين أخرى أو بعموم تلك اليمين ، ولا عموم"

(كتاب الطلاق:باب التعليق:٤/ ٢٢، ط:مكتبة رشيدية، كوئتة)

Scanned with CamScanner

وفي الدر المختار:

"فحيلة من علق الثلاث بدخول الدار أن يطلقها واحدة ثم بعد العدة تدخلها فتنحل اليمين فينكحها"

(كتاب الطلاق:باب في التعليق:٤/ ٦٠٠، ط: دار المعرفة، بيروت)

وفي الهندية:

"وإن وجد في غير الملك انحلت اليمين بأن قال لامرأته إن دخلت الدار فأنت طالق فطلقها قبل وجود الشرط ومضت العدة ثم دخلت الدار تنحل اليمين ولم يقع شيء كذا في الكافي"(كتاب الطلاق:الباب الرابع في الطلاق بالشرط: الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة إن وإذا وغيرهما:١/ ٤٨٨، ط: دار الفكر، بيروت) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: عثمان غني

المتخصص في الفقه الاسلامي

بالجامعة الفاروقية كراتشى

١٤٤٢/١٢/٠٤هـ ١٥/ ٠٧/ ٢٠٢١م

الجواب صحيح

٤/ ١٢/ ١٤٤٢هـ

الجواب صحيح

٤/ ١٢/ ١٤٤٢هـ

Scanned with CamScanner